# خاک پر سجدہ

شیعہ، سنی تناظر میں

☆

تالیف و تحقیق

محمد یعقوب بشوی

پیشکش: علی اکیڈمی پاکستان

www.ketab.ir

نام کتاب.............خاک پر سجدہ! شیعہ، سنی تناظر میں

مؤلف.............محمد یعقوب بشوی

پیشکش.............علی اکیڈمی پاکستان

ناشر.............اشک یاس

مطبع.............زلال کوثر

کمپوزنگ.............محمد الیاس حیدری

ترتیب.............محمد حسین ذاکری

چاپ اول.............۱۴۲۸ھ

تعداد.............۱۵۰۰

قیمت.............۱۰۰/روپے

شابک.............۹۷۸_۹۶۴_۸۸۶۴_۲۵۰

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

www.ketab.ir

# فہرست مطالب

سخن ناشر........................................ ۹

مقدمہ........................................ ۱۵

## پہلا باب

سجدہ لغت اور اصطلاح میں........................................ ۲۳

اختیاری سجدہ........................................ ۲۳

غیر اختیاری سجدہ........................................ ۲۳

سجدہ اصطلاح میں........................................ ۲۴

ارض کے لغوی معنی........................................ ۲۶

مسجدوں کے فرش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں........................................ ۲۸

## دوسرا باب

سجدہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی سیرت..................۳۵
خمرہ پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ..................۴۰
خمرہ اہل سنت روایات میں..................۴۰
خمرہ شیعہ روایات میں..................۴۴
خمرہ یا سجدہ گاہ..................۴۶
چٹائی پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ..................۵۰
سجدہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم..................۵۲
خاک پر سجدہ اور دستور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..................۵۴
سجدہ اور اصحاب وتابعین کی عملی سیرت..................۵۶
صحابہ کا کنکر اور ریت پر سجدہ کرنا..................۶۲
نماز ظہر میں تاخیر..................۶۷
سجدہ میں ناک کا زمین پر رکھنا..................۶۹

## تیسرا باب

قالین یا کپڑے پر سجدہ..................۷۹

www.ketab.ir

۱۔لباس پر سجدہ کرنا منع ہے ........................ ۸۰
۲۔لباس پر سجدہ کر سکتا ہے ........................ ۸۲
حالت اضطرار میں کپڑے پر سجدہ کرنا ........................ ۸۶
خاک پر سجدہ کرنے کا فلسفہ ........................ ۹۹
سجدے میں تبدیلی ........................ ۱۰۱
سجدہ گاہ پر سجدہ کیوں؟ ........................ ۱۰۹


## چوتھا باب


کربلا کی مٹی پر سجدہ ........................ ۱۱۵
حوالہ جات ........................ ۱۲۵
زندگی نامہ شہید راہ عشق ولایت سیّد علی ظہیر الدین رضوی ........................ ۱۳۲
مؤلف کی دیگر تالیفات وتحقیقات ........................ ۱۳۵


www.ketab.ir

# سخن ناشر

دور حاضر میں مکتب اہل بیت علیہم السلام گزشتہ تمام ادوار سے بیشتر جن مشکلات کا سامنا ہے وہ اہل معرفت پر پوشیدہ نہیں ہے۔ایک طرف مکتب اہل بیت علیہم السلام سیاسی اعتبار سے اسلام کے دشمنوں خصوصاً استعمار واستکبار کے نرغے میں ہے تو دوسری طرف سے عقیدتی میدان میں طرح طرح کے شبہات ایجاد کر کے لوگوں کے پاک ذہنوں کو مکتب اہل بیت علیہم السلام سے دور کرنے میں مصروف اور برسرپیکار ہیں۔

لہٰذا جو بھی مکتب اہل بیت علیہم السلام سے لگاؤ رکھتا ہے اسے ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے حتی المقدور دامے درمے قدمے سخنے کردار ادا کرنا چاہیے۔ بنابراین، ان مشکلات کا حل پیش کرنے کا بہترین ذریعہ جدید علمی اور تحقیقی امور پر توجہ دیکر، مکتب اہل بیت علیہم السلام (جو حقیقی اسلام کا نمونہ ہے) کے حقیقی چہرے کو دنیا والوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔

اس ہدف کے پیش نظر علم واجتہاد اور مہد انقلاب اسلامی کی مقدس سرزمین یعنی حوزہ علمیہ قم میں ''علی اکیڈمی پاکستان'' منصۂ شہود میں آئی، جس کا ابتدائی سرمایہ حیات

www.ketab.ir

حوزہ کے مایۂ ناز استاد حجۃ الاسلام والمسلمین سیّد حامد حسین رضوی نے اپنے تیرہ سالہ فرزند شہید ولایت یعنی زائر پا پیادہ امام رضا علیہ السلام، سیّد علی ظہیر الدین رضوی کے نام پر ملا ہوا شرعی اور قانونی حق ( دیت ) کو مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج کے لیے علی اکیڈمی کے نام وقف کیا ہے۔ علی اکیڈمی کا بنیادی ہدف مکتب اہل بیت علیہم السلام کی، مختلف علمی اور تحقیقی کتابوں کی ترویج واشاعت ہے تاکہ لوگوں کو حقیقی اسلام سے آگاہ کیا جائے۔ بنابر این، علی اکیڈمی کے نشرواشاعت کے شعبہ نے علمی مفید کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

اس سلسلہ میں مرحوم کی پہلی اور دوسری برسی کے موقع پر ( معرفت ومحبت کا سفر حرم سے حرم تک ) اور ''زینب سلام اللہ علیہا، زینت انسانیت'' کے نام سے دو کتابیں نشر کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اب خدا کے فضل سے تیسری برسی کے موقع پر حجۃ الاسلام شیخ محمد یعقوب بشوی صاحب کی تحقیقی اور علمی کتاب ''خاک پر سجدہ! شیعہ، سنی تناظر میں'' اشاعت کرنے کی توفیق حاصل کر رہا ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں سجدہ کا اہم مسئلہ، جو صدیوں سے شیعہ اور اہل سنت کے درمیان مورد اختلاف رہا ہے۔ دونوں مکتب فکر کے نظریات کو جمع کر کے علمی تجزیہ اور تحلیل کیا ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر تالیف ہونے والی پہلی کتاب ہے۔

جیسا کہ رہبر مسلمین حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد علی حسینی خامنہ ای مدظلہ العالی

نے اس سال (۱۳۸۶ شمسی) کو قومی اتحاد اور انسجام اسلامی کے نام سے موسوم کیا ہے کتاب حاضر اس راہ میں نیک اقدام ثابت ہوگی۔ چونکہ محقق موصوف نے کسی قسم کے مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر سجدہ کے مسئلہ کو دونوں مذہب کے افکار کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہمیں امید ہے قارئین کرام بھی اپنے عقیدتی اور مذہبی افکار کو دخل دیے بغیر اصل مسئلہ کو سمجھنے کی غرض سے کتاب حاضر کا مطالعہ کرینگے۔ آخر میں ہم، جن کرم فرماؤں نے اس کتاب کو مرحلہ نشر و اشاعت تک پہنچانے میں علی اکیڈمی سے تعاون کیا، انکے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

خصوصاً ہم مؤلف موصوف کے انتہائی ممنون کرم ہیں کہ جنہوں نے اپنی کتاب کو نشر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور آئندہ بھی مکتب اہل بیت کی مزید علمی خدمت کے لیئے دعا گو ہیں۔ اسی طرح حجۃ الاسلام والمسلمین سیّد محمد علی موسوی صاحب جنہوں نے اس کتاب کی نظر ثانی کی زحمت فرمائی مشکور ہیں۔

شعبہ نشر و اشاعت علی اکیڈمی پاکستان۔

حوزۂ علمیہ قم ایران

۱۱ جمادی الاول ۱۴۲۸ھ۔ق

www.ketab.ir

# مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ وافضل رسلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیٰ اهلبیتہ الطیبین الطاهرین۔

خدا کا شکر کہ اس نے ایک بار پھر ہمیں قلم کے ذریعے جہاد کرنے کی توفیق دی قلم کی اہمیت ہر دور میں نا قابل انکار ہے خصوصاً اس زمانے میں قلم کی ایک ممتاز حیثیت اور مقام ہے۔ یہی قلم اگر صحیح ہاتھوں میں ہوتو پھر اس سے ہدایت وسعادت کے ختم نہ ہونے والے چشمے پھوٹتے ہیں اور اگر خائنوں کے ہاتھوں میں ہوتو پھر لاکھوں نسلیں گمراہی کے سمندر میں غرق ہو جاتی ہیں۔

آج کی دنیا میں ہم قلم کے ذریعے سے بہتر طور پر دین حق کا دفاع کر سکتے ہیں۔ آج دین اسلام چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں ہے۔ اسلام کے دشمن ایک لمحے کے لئے بھی خاموش نہیں، بلکہ مختلف چالوں کے ذریعے وہ اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں، اس راہ میں وہ کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کرتے، کہیں ظاہر ہو کر اور کہیں چھپ کر، وہ اسلام پر مسلسل وار کر رہے ہیں، دشمن ہر محاذ پر ہم

سے نبرد آزما ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ ہر اعتبار سے ہم پر برتری حاصل کریں اور ہمیں گڑیا کی طرح بنائیں کہ جب جہاں اور جس وقت چاہیں ہماری حیثیت سے کھیلیں۔ آج دفاعی اعتبار سے بھی وہ لوگ آگے ہیں۔ ہم اسلحہ انہیں سے خریدتے ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے، قرآن نے تو چودہ سو سال پہلے ہمیں دفاعی پوزیشن مضبوط بنانے پر زور دیا تھا:

''واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوا الله وعدوكم وآخرين من دونهم لاتعلمونهم الله يعلمهم''[1]

اور (مسلمانو) ان کفار کے (مقابلے کے) واسطے جہاں تک تم سے ہو سکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑوں سے (لڑائی کا) سامان مہیا کرو اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور اس کے سوا دوسرے لوگوں پر بھی اپنی دھاک بٹھا لو گے جنہیں تم نہیں جانتے ہو مگر خدا تو ان کو جانتا ہے۔ آج بھی مسلمان اس قرآنی فرمان سے غافل نظر آتا ہے۔

سیاسی میدان میں بھی مسلمان اس قدر ضعیف اور ناتواں ہیں کہ امریکہ اور یورپ کے ہاتھوں یرغمال بنے ہوئے ہیں۔ معاشی لحاظ سے آج فقر، غربت، لوٹ مار، اور بیروزگاری ہمارا مقدر ہے۔ دنیا کے عظیم انرجی ذخائر ہماری ملکیت میں ہیں لیکن لوٹ، دوسرے رہے ہیں۔ ہماری ثروت پر دوسرے ارب پتی بنے جا رہے ہیں اور ہم روز بروز تنگدستی اور مفلسی کا شکار ہو رہے ہیں اور ہمارے حکمران کشکول

۱۔ انفال، ٦٠۔

لیے غیروں کے در پہ نظر آتے ہیں۔

ہم مغربی تہذیب کے دلدادہ بنتے جا رہے ہیں۔ اسلامی تہذیب اب آہستہ آہستہ ہمارے معاشرے سے رخصت ہونے کو ہے۔ دینی امور میں بھی ان کی دخالت اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔! بلکہ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ اب وہ لوگ ہمیں اسلام سکھانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انکی نگاہ میں ہمیں یہ حق حاصل ہی نہیں کہ ہم اپنی مرضی سے دین پر عمل کریں۔ ان کو تو ایسا دین چاہیے جس میں شہادت، امر بہ معروف، نہی از منکر، مظلوموں کی حمایت اور ظالموں سے نفرت کا کوئی دستور ہی نہ ہو۔ آج بھی مسلمانوں کے درمیان کچھ مسلمان نما مفاد پرست، خودغرض، خائن، فریب کار، اور جاہل افراد موجود ہیں جو تمام محاذوں پر دشمنوں کے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ ہم خدا سے ان کی ہدایت کے لئے دعا گو ہیں۔

یہ اسلامی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے کہ ہر دور میں کچھ دھوکے باز اسلام ہی کے مقدس نام پر دین کے حقیقی چہرے کو مسخ کرنے پر تلے رہے ہیں۔ صدر اسلام میں عظیم اسلامی فتوحات کو دیکھ کر کچھ لوگ بظاہر مسلمان بن گئے لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ یہ آستین کے سانپ باہر نکلے اور اسلامی معاشرے کے وجود کو چاٹنے لگے۔ دفاعی میدانوں میں شکست خوردہ ان لوگوں نے جعلی حدیثوں کے ذریعے اسلام سے انتقام لینا شروع کر دیا۔ یوں ہزاروں جعلی احادیث وضع

کر کے مسلمانوں کے درمیان پھیلا دی گئیں خود حیات صحابہ میں یہ کام ہوتا رہا، بہت ساری بدعتیں بعنوان امور دینی، دین میں داخل کر دی گئیں اور یوں دین کا چہرہ دگرگوں کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی، یہ سلسلہ اتنی تیزی سے آگے بڑھا کہ نماز جیسی مقدس عبادت بھی اس سے نہ بچ سکی، امام بخاری نے اس سلسلے میں بعض روایتوں کو نقل کیا ہے کہ ہم یہاں نمونے کے طور پر صرف ایک حدیث کو نقل کرتے ہیں۔

زہری کہتے ہیں کہ ''دمشق میں انس بن مالک کے پاس وارد ہوا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کونسی چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ انس بن مالک نے جواب دیا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جن چیزوں کو میں نے پایا تھا اب ان میں سے کسی چیز کو بھی نہیں پاتا ہوں مگر یہ نماز! اب یہ بھی ضائع ہو گئی!''[۱]

نماز میں کتنی تبدیلیاں کی گئیں۔ قرائت میں اختلاف، ہاتھ کھولنے یا باندھنے میں اختلاف، تشہد میں اختلاف، اسی طرح سجدے میں اختلاف کہ کس چیز پر سجدہ بجالایا جاسکتا ہے وہ سجدہ کہ جسے دن میں (۳۴) چونتیس مرتبہ بجالانا واجب ہے لیکن اس میں شدید اختلافات پیدا ہوئے یہاں تک کہ جو لوگ سجدہ گاہ پر سجدہ کریں انہیں آج مشرک تک کہا جاتا ہے!

اس کتاب میں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ آیا واقعاً خاک پر سجدہ

---

۱۔ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۳۴۔

کرنا منع ہے؟ آیا نماز کی حالت میں سجدہ گاہ پر جو مٹی سے بنا ہے سجدہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ خاک پر سجدہ کرنا شیعہ، سنی نقطہ نگاہ سے بدعت ہے یا سنت؟ یاد رکھیئے دشمنوں کے تمام ناپاک حربوں کے باوجود ہمارے پاس صحیح اسلامی اصول موجود ہیں کیونکہ ہمارے پاس وارثان شریعت کی صحیح تعلیمات موجود ہیں کہ جن کے ذریعے ہم صحیح سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متمسک ہو سکتے ہیں۔

سجدہ کی اصلی کیفیت جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی سیرت اور اسی طرح اہل بیت ، صحابہ کرام، اور تابعین اور متواتر اسلامی روایات کے ذریعے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ سجدہ کی حالت میں زمین اور زمین سے اگنے والی چیزوں، جو کھانے یا پہننے کے کام نہ آتی ہوں، پر پیشانی رکھنا واجب ہے۔ انکے علاوہ قالین ،کارپٹ، چادر، وغیرہ پر عام حالت میں سجدہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کتاب مذہبی تعصب سے دور خالص علمی اور تحقیقی مواد پر مشتمل ہے اور یہ کوشش رہی ہے کہ اس اہم اسلامی اور شرعی مسئلہ کو دونوں مکاتب فکر کی معتبر کتابوں سے ثابت کیا جائے اور دونوں اسلامی فرقوں کے درمیان ایک تقابلی جائزہ لیا جائے تا کہ مسلمان سجدے کی صحیح صورت حال سے آگاہ ہو سکے۔

بارگاہ رسالت میں اس قلیل محنت کی قبولیت کی آرزو کے ساتھ آخر میں اپنے ان تمام دوستوں اور علی اکیڈمی پاکستان کے مخلص اراکین کا شکر گزار ہوں۔ اس کتاب کی تصحیح اور نشر و اشاعت کے سلسلے میں انکا تعاون حاصل رہا۔ خداوند، ان

سب کی اور ہماری توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

(آمین)

والسلام:

محمد یعقوب بشوی

حوزہ علمیہ قم المقدس

صفر المظفر ۱۴۲۷ق۔

www.ketab.ir